تبرکات و نوادر

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ العزیز

ذیل میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسین احمد صاحب المدنی علیہ الرحمۃ (شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند) کا ایک غیر مطبوعہ نادر مکتوب پیش خدمت ہے۔ جو انہوں نے سنہ ۱۳۶۱ھ کے زمانۂ اسارت میں (غالباً نینی جیل مراد آباد سے) اپنے صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنی کے نام تحریر فرمایا ہے۔ جس میں زمانۂ طالب علمی اور علم و عمل کے بارہ میں زریں نصائح اور مفید باتیں درج ہیں ——— ذی الحجہ سنہ ۸۴ھ میں راقم کو چند دن کے لئے دارالعلوم دیوبند اور حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ پر ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت شیخ کے جان نثار خادم اور خلیفۂ مجاز مولانا قاری اصغر علی صاحب نے ازراہِ شفقت تبرکاً حضرت شیخ کا یہ اور کئی ایک دوسرے گرامی نامے عنایت فرمائے جو سب کے سب غیر مطبوعہ ہیں اور آئندہ پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

(سمیع)

عزیزم اسعد سلمکم اللہ تعالیٰ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

تمہارا خط پہنچا اور کتابوں کے امتحان اور نمبر کا حال معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی۔ خدا کرے باقیماندہ کتابوں میں بھی ایسے ہی بلکہ اس سے اچھے نمبر آئیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تم نے کتابوں کے پڑھنے اور یاد کرنے میں اچھی محنت کی ہے۔ اسی کی بہت ضرورت ہے۔ خوب محنت کے ساتھ کتابوں کو پڑھو اور جلد کامیابی کے ساتھ تمام علوم اور فنون سے فراغت حاصل کر لو۔ علم ہی سے انسان شرافت حاصل کرتا ہے۔ یہ سب تمہاری محنت

کا اور سعادت مندی کے لئے ذریعہ ہوگا۔ جناب قاری صاحب کی توجہ اور عنایت تمہارے لئے اکسیر ہے۔ اُن کا حکم برابر مانا کرو۔ وہ تم پر بہت شفیق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں فائز المرام فرمائے۔ آمین۔ اور اپنی آپا کو ہمیشہ خوش رکھو۔ اور ان کا کہنا مانو اور کسی قسم کا فکر نہ کرو۔ میں نے اس سے پہلے خط بھیجا ہے، تم کو ملا ہوگا۔ **تم کو میری گرفتاری کا کچھ بھی خیال نہ ہونا چاہیئے**۔ اللہ کو منظور ہے تو میں جلد آؤں گا۔ سب لوگوں سے خصوصاً اپنی آپا شبراتن، اپنی دونوں پھوپھیوں اور گھر میں آنے والی عورتوں سے سلام کہہ دو۔ نیز شبیر، نصیر، محمد امین، محمد مختار، متولی جی، صوفی جی، منشی محمد شفیع صاحب اور دوسرے پُرسانِ حال اصحاب سے سلام مسنون کہہ دو۔ والسلام

تمام اُستادوں کا ادب کیا کرو۔ کسی کی شان میں نہ پیچھے نہ سامنے کوئی گستاخی نہ کرو۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

۲۵ ر رجب ۱۳۶۱ھ

یہ خط میری جیب میں تھا۔ میں نے پہلے لکھا تھا۔ مگر مولوی لُسین صاحب نکالنا بھول گئے۔ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ نصیحت مجھ کو لکھنا۔ میں نے پہلے خط میں بھی ضروری نصیحتیں لکھی تھیں اور اب بھی لکھ رہا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مطمئن الخاطر رہو کسی قسم کا فکر اور اضطراب دل میں نہ آنے دو اور نہ کسی سے اظہار کرو۔ اپنی آپا اور قاری صاحب کا حکم مانو کبھی خلاف نہ کرو۔ **استادوں اور دیگر مدرسین کا ادب کرو۔ پنجگانہ نماز اور جماعت کا خیال رکھو کسی وقت کی نماز قضا نہ ہو۔ صبح کے وقت کی نماز کا بہت زیادہ انتظام کرو۔ سب سے اچھے اخلاق سے** پیش آؤ۔ شریر اور بدوضع لڑکوں اور طلباء کے پاس مت جاؤ۔ تمہارا خط ابھی صاف نہیں ہوا ہے۔ اس لئے لکھنے کی مشق زیادہ کرو۔ کتابوں کے پڑھنے میں پورا دھیان لگاؤ اور محنت کرو۔ ریحانہ اور ارشد، فرید، سعید، صفیہ، رضیہ سب سے محبت سے پیش آؤ۔ بھائی محمد ظہیر صاحب، بھائی محمد بشیر صاحب۔ عزیزم فضل الرحمٰن ان کی والدہ ماجدہ مولوی حمید الدین اور دوسرے اعزہ سب کے سب ہمارے تمہارے عزیز ہیں، خصوصاً بھائی ظہیر صاحب اور بھائی محمد بشیر صاحب ہم سب بھائیوں سے بڑے اور بجائے ہمارے والد مرحوم کے ہیں۔ ان کا ادب اور لحاظ رکھا کرو یہ سب ہمارے دادا مرحوم کا گھرانا

باقی صفحہ ۳۲ پہ